کو دیکھ کر انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ انسان نے ہمیشہ سے فطرت کے جمال میں حسنِ ازل کی جھلک دیکھی ہے۔ پہاڑوں اور جنگلوں کی خاموش گویائی پکار پکار کر اسے ایک وجود کی طرف متوجہ کرتی رہی ہے۔ سورج کی خشمگیں کرنوں میں، چاند کی ٹھنڈک میں، صبح کی صباحت اور شام کی ملاحت میں اُسے آیاتِ الٰہی نظر آتی ہیں۔ دنیا کا کوئی ادب نہیں جس میں ہمیں ان آیاتِ وجدانی کے متعلق انمول جواہر پارے نہیں ملتے۔ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے انہی آیاتِ وجدانی کی حکمتوں پر اپنے حکیمانہ اسلوب میں بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ ؎

برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتر یست معرفتِ کردگار

مولانا محمد علی لطفی صاحب نے اس بیش قیمت کتاب کا اُردو میں ترجمہ کر کے ایک قابلِ قدر خدمت سرانجام دی ہے۔

تاریخ صحفِ سماوی | تالیف: پروفیسر سید نواب علی صاحب۔ شائع کردہ: مکتبہ افکار ایلین روڈ کراچی قیمت مجلد پانچ روپے۔ صفحات ۳۶۸

یہ فاضلانہ کتاب سب سے پہلے ۱۹۱۹ء میں نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع ہوئی اور اس نے ملک کے سارے علمی حلقوں سے غیر معمولی خراجِ تحسین حاصل کیا۔ اب اکتالیس برس کے بعد اس قیمتی تصنیف کو فاضل مصنف نے نظرِ ثانی اور مفید اضافوں کے ساتھ دوبارہ شائع کیا ہے۔ پوری کتاب پروفیسر صاحب کے تبحرِ علمی، اور ذوقِ تحقیق کی آئینہ دار ہے۔ اس میں انہوں نے عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کی صحت پر بڑی عمدگی سے بحث کی ہے اور مستند حوالوں کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ ان کے ماننے والوں نے ان میں بہت کچھ ردوبدل کیا۔ تیسرے حصے میں انہوں نے بڑے ہی ٹھوس دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے اور اس کا جو نسخہ ہمارے پاس موجود ہے یہ بالکل وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ کائنات پر نازل کیا تھا۔ اس میں کسی ایک لفظ یا شوشہ تک کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔